بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 19 نومبر 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول اللہ صلعم پر ایمان لانے سے قبل اور ایمان لانے کے بعد صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی حالت بالکل مختلف تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بیان فرمایا کہ یہ لوگ رسول اللہ صلعم کے سخت مخالف تھے۔ مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ یہ فیصلہ کر کے گھر سے نکلے کہ آ نجمین رسول اللہ صلعم کو قتل کر دونگا۔ راستہ میں آپکو علم ہوا کہ آپکی بہن اور بہنوئی نے اسلام قبول کر لیا ہے تو آپ ان کے گھر کی طرف چل پڑے۔ یہاں آپ نے قرآنِ کریم کی تلاوت سنی اور پھر دوبارہ ان آیات کی تلاوت کرنے کیلئے کہا تو آپ کے دل نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر آپ رسول اللہ صلعم کے پاس گئے اور حملہ کرنے کی بجائے آپ کی بیعت کر کے آپ کے متبعین میں شامل ہو گئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ان کی اسلام سے قبل یہ حالت تھی اور پھر اسلام قبول کرنے کے بعد ایسا روحانی انقلاب پیدا ہوا کہ نہ صرف وہ خود روحانیت میں بڑھے بلکہ ان کے ذریعہ اور لوگ بھی خدا تعالیٰ کے قریب ا ٓئے۔ اگر انسان میں سچی خواہش ہو تو آج بھی ایسا روحانی انقلاب ممکن ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے ان کو اپنے آپ سے کہتے ہوئے سنا کہ تم امیر المؤ منین ہو تمہارے لئے ضروری ہے کہ خدا سے ڈرو۔ ایک مرتبہ ایک کسی شخص نے آپ کو نماز میں یہ قرآنی دعا پڑھتے ہوئے سنا کہ میں تو اپنے رنج والَم کی صرف اللہ کے حضور فریاد کرتا ہوں۔ آخری صف میں کھڑا شخص آپ کی یہ دعا سن سکتا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بوڑھوں کا خیال رکھنے والے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ کو رات کے وقت میں ایک گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ آپ کے جانے کے بعد اس شخص نے وہاں ایک نابینا بڑھیا کو پایا جس نے اس کو بتایا کہ حضرت عمر اس کے مختلف کاموں کیلئے اس کی مدد کرنے کیلئے آتے ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے بچہ کی آواز سنی اور آپ کو اس بات کا علم ہوا کہ اس کی وجہ خوراک کی کم ہے اور یہ نومولود بچوں کا کوئی وظیفہ مقرر نہیں کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً اس بچہ کی ماں کو راشن دیا اور ہر پیدا ہونے والے بچہ کیلئے راشن

کا اعلان کیا۔ آپ ایسے شخص تھے کہ دنیا کے بادشاہ آپ سے ڈرتے تھے لیکن آپ اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھے جب تک اس عورت اور اس کے بچے کی تکلیف دور نہ ہو گئی۔

وبا کے وقت میں آپ کو لوگوں کا انتہائی فکر تھا۔ آپ کے زمانۂ خلافت میں ایک مرتبہ شام کے ایک علاقہ میں وبا پھیل گئی جس سے تقریباً ۲۵ ہزار اموات ہوئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سفر کا ارادہ تھا لیکن جب آپ کو اس وبا کا علم ہوا تو آپ نے مدینہ لوٹنے کا فیصلہ کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں مشورہ بھی کیا کہ سفر کو جاری رکھا جائے یا مدینہ لوٹ جائیں۔ بعض نے جاری رکھنے کا مشورہ دیا اور بعض نے لوٹ جانے کا۔ حضرت عمر نے لوٹنے کا فیصلہ کیا۔ اس پر ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر اللہ کی تقدیر کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کا فیصلہ رسول اللہ صلعم کی اس ہدایت کے عین مطابق تھا کہ اگر کسی علاقہ میں کوئی وبا پھیل جائے تو لوگ اس علاقہ میں مت جائیں اور جو پہلے ہی اس علاقہ میں موجود ہیں وہ اس علاقہ کو چھوڑ کر باہر نہ جائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعائیں خدا تعالیٰ کے ہاں بہت مقبول تھیں۔ ایک مرتبہ قحط کا وقت تھا تو آپ نے بارش کیلئے دعا کی اور جبکہ آپ دعا کر رہے تو بارش شروع ہو گئی جس سے لوگ خوش ہو گئے۔ مصر کی فتح کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر کو خبر ہوئی کہ یہاں لوگوں کی روایت ہے کہ نیل دریا کو مسلسل بہتا رکھنے کیلئے وہ ایک لڑکی کو سجا کر اس دریا میں پھینک دیتے ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص نے ان کو ہدایت دی کہ اب اسلام آنے کے بعد ایسی روایات جاری نہیں رہ سکتیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے صحیح فیصلہ فرمایا۔ اس کے ساتھ حضرت عمر نے ایک نوٹ آپ کو لکھ کر بھیجا جو آپ نے اپنی طرف سے دریائے نیل کو لکھا تھا اور ہدایت کی تھی کہ اس کو دریا میں پھینک دیا جائے۔ اور اس نوٹ پر لکھا تھا کہ اگر تو دریائے نیل اپنی مرضی سے بہتا ہو تو پھر وہ بیشک بہنا بند کر دے لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی مرضی سے بہتا ہے تو میری دعا ہے کہ وہ بہتا رہے۔ تاریخ میں درج ہے کہ اگلے دن دریا میں پانی کی سطح پہلے سے بہت بڑھ گئی۔